خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

5۔نومبر 1996ء | منگل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 253 | منگل 22 جمادی الثانی۔ 1417ھ 5 نبوت 1375ھش 5 نومبر 1996ء

وفاداروں کے لئے خدا کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں

جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جوان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قبولیت دعا کے واسطے بھی کوشش اور صدق دل کی سچی تڑپ ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھو دنیوی امتحانات کے واسطے لوگ کیسی کیسی خطرناک کوششیں کرتے ہیں۔ محنت کرتے کرتے ان کے دماغ پھر جاتے ہیں اور بعض اوقات خطرناک امراض مثل جنون اور سل دق وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور بصورت ناکامی بعض لوگ تو ایسے صدمات کے نیچے آ جاتے ہیں کہ خود کشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ غرض ایک چند روزہ اور دنیوی زندگی کے لئے کیسی کیسی سختیاں برداشت کرتے ہیں۔ آخر یہ کامیابیاں کسی قدر ان کی محنتوں ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اگر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں اور امتحان کی تیاری نہ کریں تو کبھی کسی کو وہم بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہوں مگر جب بایں ہمہ سخت محنت اور کوشش کے بھی بعض لوگ ناکام ہو جاتے ہیں تو بالکل نکمے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے والوں کا کیا حال؟ مانا کہ کوشش کرنے والے بھی ناکام ہو جاتے ہیں مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ اب آئندہ کوشش ہی نہ کی جاوے۔ یہ بالکل غلط راہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 568)

تلخی پیدا کرنے والی سچی باتیں بھی آگے نہ پہنچاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایسی باتوں سے گریز کیا جائے جن کے متعلق انسانی تجربہ ہے کہ وہ ہمیشہ آگے پہنچتی ہیں اور بدل کر پہنچتی ہیں اور بگڑ کر پہنچتی ہیں۔ اول تو اگر کسی بھائی میں یا کسی بہن میں کوئی برائی دیکھی جائے تو خود بتانا چاہئے اس کو۔ یہ ایک منہ والی بات ہے اور خود بتائے اور اگر وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اس کو سننے کے نتیجے میں تو ہو سکتا ہے کہ کہنے کا انداز بیہودہ ہو مگر بالعموم اگر شریفانہ انداز میں ہمدردی سے بات کی جائے تو بگاڑ پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر ہو جائے تو اس کا قصور ہے جس نے بات سنی یا اس کا قصور ہے جس نے بات کہی تو بظاہر نیک نیتی سے لیکن دل میں زخم لگانے کی نیت ہے۔ پس آگے پھر یہ صورت حال ایسی ہے کہ اس کا باریک تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔ بعض جا کے کہتے ہیں کہ تم میں یہ بات ہے' تم میں یہ بات ہے ہمیں تو سچ بولنا ہے سچی بات کہنی ہے۔ اور سچی بات پھر کہنے کا بھی سلیقہ ہوتا ہے۔

اور آنحضرت ﷺ نے (-) کوئی پہلو (-) زندگی کا ایسا نہیں چھوڑا جس میں معاملے کو خوب واضح نہ فرما دیا ہو کھول کر واضح نہ فرما دیا ہو۔ ایسی باتیں جو دوسرے کے لئے تلخی کا موجب ہوں اگر سچی ہوں تو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں تمہیں وہ سچی باتیں دوسرے تک پہنچانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر جھوٹی باتیں ہوں تو وہ تو افترا ہے چغلی کا مضمون ہی سچی باتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اس سچ میں جھوٹ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ یہ الگ مسئلہ ہے۔ مراد حضور اکرم ﷺ کی یہ ہے کہ اگر بات کرنے والے نے سچا عیب بیان کیا ہو اور اس سچے عیب کو سن کر اس شخص تک بات پہنچا دی جائے جس کے متعلق وہ بات بیان ہوئی تھی تو کہنے والا بھی سچا دوسرا جو وسیلہ بنا وہ بھی سچا ہے۔ لیکن حرکت معیوب اور جھوٹی اور گندی ہے۔ ایسی گندی حرکت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ گویا کسی نے کسی کی طرف تیر پھینکا اس کے سینے کا نشانہ باندھا لیکن وہ اس کو لگا نہیں۔ اس کے قدموں میں جا پڑا۔ ایک شخص نے سچائی کے نام پر وہ تیر اٹھایا اور اس کے سینے میں گھونپ دیا۔ کہ نشانہ تو یہاں

باقی صفحہ 7 پر

مجلس نابینا کی ریلی

○ مجلس نابینا ربوہ کی پانچویں سالانہ ریلی کا انعقاد مورخہ 28-29-30 اور 31 اکتوبر کو بخوبی انجام پایا ریلی کا باقاعدہ افتتاح محترم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح وارشاد نے کیا ریلی میں علمی اور ورزشی دونوں مقابلہ جات ہوئے۔ علمی مقابلوں میں تلاوت کلام الہی نظم، تقریر اور کوئز پروگرام شامل تھے اور ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ رسہ کشی دوڑ اور کلائی پکڑنا وغیرہ تھے اس کے علاوہ مجلس کی طرف سے ایک محفل مشاعرہ بھی منعقد کی گئی مورخہ 31۔ اکتوبر بوقت پانچ بجے تقسیم انعامات کے ساتھ جو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے تقسیم کیے اور دعا کے ساتھ ریلی کا اختتام کیا۔

درخواست دعا

○ مکرم حمید احمد ناصر صاحب دارالصدر شرقی ربوہ کی اہلیہ سیما حمید صاحب زچگی کے دوران دل کی تکلیف سے تشویشناک طور پر بیمار ہو گئی تھیں۔ آرام آنے پر گھر لایا گیا۔ لیکن اب تھوڑے وقفے کے بعد دوبارہ دل کا دورہ شدید ہو گیا ہے اور فضل عمر ہسپتال میں Intensive Care میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبشر احمد صاحب جاوید زرگر ابن مکرم منور احمد صاحب ضیاء سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پتوکی ضلع قصور کو خدا تعالیٰ نے 96-10-26 کو بیٹا عطا فرمایا تھا جو دو دن بعد .بقضاء الہی وفات پا گیا ہے۔ بچے کی والدہ صدر لجنہ پتوکی ہیں۔ احباب کرام سے نعم البدل کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی فون

○ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا فون نمبر 530 سے تبدیل ہو کر 213048 ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

○ مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب 21۔ شکور پارک ربوہ کا نیا فون نمبر یہ ہے 212670

تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

5- نبوت 1375 ھش 5 - نومبر 1996ء

مایوسی ناکامی کا سبب بنتی ہے

انسان کسی کام میں ہاتھ ڈالنے سے بعض اوقات اس لئے گریز کرتا ہے کہ اسے اس بات کی امید نہیں ہوتی کہ وہ کامیابی کے ساتھ اس کام کو سرانجام دے لے گا۔ ہچکچاتا ہے اور آگے نہیں بڑھتا۔ سوچتا ہے اور اس کی سوچ کے دھاگے ٹوٹنے لگتے ہیں۔ اسے منزل نظر نہیں آتی۔ اور منزل نظر نہ آنے کی وجہ سے وہ پہلا قدم بھی نہیں اٹھاتا۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ کام تو مجھ سے ہونا نہیں اگر میں نے شروع کر دیا تو یہ بے وجہ کی محنت ہوگی جو نتیجہ خیز نہ ہوگی۔ حالانکہ اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ پہلا قدم اٹھائے اور پھر دوسرا اور پھر تیسرا اور پھر بڑھتا ہی چلا جائے اور منزل پر پہنچ جائے۔ یعنی اس کے کام کا نتیجہ اس کے سامنے آجائے۔ اور وہ اس نتیجہ سے خوش بھی ہو اور مطمئن بھی۔ لیکن دل میں جب ناامیدی کا خیال پیدا ہوتا ہے تو عام طور پر انسان کام کرتا نہیں یا یوں بھی ہوتا ہے کہ کام تو شروع کر دیا لیکن شروع بے دلی سے کیا اور تھوڑا سا کرنے کے بعد اپنے کئے ہوئے کام پر تسلی نہ ہوئی اور امید نہ بندھی کہ وہ کام مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح اس کام کو ادھورا چھوڑ دیتا ہے۔

یہ سب ناامیدی کے کرشمے ہیں یعنی ناامیدی سے یا تو انسان کام شروع نہیں کرتا یا کرتا ہے تو ادھورا چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ یہ عزم کرلے اور اس امید کے ساتھ کام کو شروع کرے کہ خدا نے چاہا تو کام سرانجام پا جائے گا اور نتیجہ تسلی بخش ہوگا تو یقیناً ایک قدم کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اٹھائے گا۔ اور اس طرح چلتا ہی چلا جائے گا۔ اور چونکہ اس نے عزم کیا ہوا ہوگا کہ یہ کام کرنا ہے اس لئے کہیں مشکل بھی پیش آئے گی تو اس مشکل کی وجہ سے کام کو چھوڑ نہیں دے گا بلکہ اس مشکل کو سر کرنے کی کوشش کرے گا اور اکثر مشکلات ایسی ہوتی ہیں جو سر ہو جاتی ہیں کیونکہ مشکل پیش آنے کی بھی کئی وجوہات ہیں۔ بعض اوقات انسان کو سمجھ نہیں آتی کہ کام کس طرح کرے۔ بعض اوقات انسان کام کرتا ہے تو پہلی دفعہ غلط طریق پر کرلیتا ہے اور ایسی باتیں اس کے لئے مشکل پیش کرتی ہیں۔ لیکن اگر عزم یہ ہو کہ کام بہرحال کرنا ہے تو وہ یقیناً مشکلات کو سر کرے گا اور پھر آگے چل پڑے گا۔

ایک انگریزی نظم میں چیونٹی کی مثال دی جاتی ہے کہ وہ دیوار پر چڑھ رہی تھی اور گرتی تھی پھر چڑھتی تھی اور پھر گرتی تھی۔ لیکن وہ دیوار پر چڑھنے سے حوصلہ نہیں ہارتی تھی۔ آخر کار چھ سات دفعہ کی کوشش کے بعد وہ دیوار پر چڑھ گئی اور چھت کے ساتھ جا لگی۔ یہ مثال خاص طور پر ایسے لوگوں کے کام آنی چاہئے جو سمجھتے ہیں کہ شاید کام ہو نہیں سکے گا یا شائد کام میں مشکلات بہت سی پیش آئیں گی۔ عزم کی ضرورت ہے اور پھر اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ آپ کام کرنے کے صحیح طریق کو جانیں اور اسے اچھی طرح پہچانیں اور اس پر عمل کریں۔ غلط طریق پر کام کیا ہوا کبھی بھی صحیح نتیجے پر نہیں پہنچاتا۔ آپ کتنی ہی کوشش کرلیں۔ آپ کتنی ہی مشکلات کو سر کرلیں لیکن اگر آپ کے کام کرنے کا طریق صحیح نہیں ہے تو آپ محنت بھی کریں گے مشقت بھی اٹھائیں گے مشکلات بھی سر کریں گے لیکن منزل پر نہیں پہنچیں گے۔ کسی شخص نے دائیں طرف جانا ہو اور وہ ایک قدم بائیں طرف لے لے اور اسی طرف چل پڑے تو یقیناً وہ منزل سے بہت دور چلا جائے گا چاہے وہ کتنا ہی فاصلہ کیوں نہ طے کرلے۔

یہ بات نہ صرف دنیوی امور میں پیش نظر رکھنے والی ہے بلکہ اس سے زیادہ روحانی امور میں اسے پیش نظر رکھنا لازمی ہے۔ انسان کبھی مایوس نہ ہو اور جو منزل وہ پانی چاہتا ہے اس کے لئے عزم بھی کرے، کوشش بھی کرے۔ بعض اوقات بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ یہ بات ہرگز منہ پر نہیں آنی چاہئے۔ اگر کوئی شخص گناہ گار ہے۔ اور گناہ گار کون نہیں ہے۔ اور وہ بڑا گناہ گار ہے اور کسے معلوم ہے کہ کون بڑا گناہ گار ہے تو خدا تعالیٰ تو غفور الرحیم ہے جو بخشنے والا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ بخشنے والا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ بھی نہیں ہوا اور بخش بھی دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ سرزد ہوا اور اسے خدا نے بخش دیا۔ یہ ہے اس کی بخشش۔

پس ہمیں روحانی امور میں بھی کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ناامیدی ہمارے لئے کسی طرح بھی کامگار ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہم اپنے گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں کوشش کی ضرورت ہے۔ سوچنا چاہئے اور سوچ کر صحیح طریق پر عمل کرنا چاہئے اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہماری کوششوں کو بارور کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تو کسی کو بھی ناامید نہیں ہونا چاہئے نہ صرف یہ کہ اس کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی رحمت سے حوصلہ پکڑنا چاہئے۔ اپنے دل کو مضبوط بنانا چاہئے۔ اپنے عزم کو پکا بنانا چاہئے اور پھر جس گناہ کے خلاف ہم کوشش کر رہے ہیں اس کے متعلق اپنے دل میں عزم پیدا کرنا چاہئے کہ ہم اسے جڑ سے اکھیڑ کر رہیں گے۔ ہر وہ شخص جو ایسا کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو انسانی فطرت کو نیک ہی بنایا ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا اور نہ کسی کو کہنا چاہئے کہ خدا نے کسی کو گمراہ کیا ہے یا وہ کسی کے گمراہ ہونے پر خوش ہوتا ہے۔ وہ تو اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ انسان گمراہ ہو اور صحیح راستے پر آجائے۔ انسان بھٹکا ہوا ہو اور اسے صحیح راستہ مل جائے۔ جیسے یہ مثال دی جاتی ہے کہ اگر کسی صحرائی مسافر کی اونٹنی جس پر اس کا خورونوش کا سامان بھی لدا ہوا ہے گم ہو جائے اور وہ تلاش کرتا پھرے اور خاصی تلاش کے بعد وہ اسے مل جائے تو وہ کتنا خوش ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس بھٹکے ہوئے بندے سے خوش ہوتا ہے جو راہ راست تلاش کرلیتا ہے۔ جو گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے اور نیکیوں پر قدم مارتا ہے۔

پس مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہئے۔ انسان کے گناہ بخشے جا سکتے ہیں اور اس کی نزع کی حالت تک بھی توبہ کرنے سے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ دنیوی امور میں اور روحانی امور میں ہمیں ہمیشہ باامید رہنا چاہئے۔ اپنے دل میں حوصلہ پیدا کرنا چاہئے اور عزم صمیم کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے اپنی منازل پر پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ عالیہ

30 دسمبر 1994ء کے خطبہ میں حضرت امام جماعت الرابع نے مزید فرمایا:۔

ہر شخص کی سوچ کے مطابق ان زندگی کے جوڑوں پر جہاں ایک دور دوسرے دور میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ انسان کو مختلف قسم کے خیالات آتے ہیں۔ مختلف قسم کے تصور اس کے دل سے ابھرتے ہیں اور سب سے اچھا وہی تصور ہے جو خدا کی طرف مائل کرنے والا ہو۔ جو نیکیوں کی طرف توجہ دلانے والا ہو۔ آئندہ سال اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ممد اور معاون ثابت ہو۔

پس اس پہلو سے میں اگرچہ عام دنیا کے دستور کے مطابق بھی سب عالمگیر جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ آپ سب کے لئے یہ نیا سال مبارک فرمائے۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ اس نصیحت پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کرتا ہوں کہ ابھی جو وقت باقی ہے اس میں اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہوئے غور و فکر کرتے ہوئے ایسی باتیں اس رنگ میں سوچیں کہ آپ کے دل میں آئندہ کے لئے بہتر زندگی گزارنے کی تحریک پیدا ہو اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ جو اپنے نفس کا جائزہ ہے (اللہ نے چاہا تو) جماعت کے اندر بہت سی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔

ہر شخص کا اس میں شامل ہونا ضروری ہے۔ ورنہ جماعتی نصیحتیں جب کی جاتی ہیں کہ فلاں کام کرو تو ساری جماعت من حیث الجماعت اپنے آپ کو ایک وجود سمجھتی ہے۔ اس کا ایک اچھا پہلو بھی ہے۔ آپس کے تعلق ایسے ہوتے ہیں جیسے ایک بدن کے اعضاء کے ہوں۔ لیکن اس کا ایک منفی پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ باقیوں نے جب کر لیا ہے تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے۔ جماعت من حیث الجماعت یہ کام کر رہی ہے۔ ہم نے آواز پر لبیک کہہ دی اور اچھے نتائج پیدا کر لئے۔ یہ سوچ ایک اچھی بات کا منفی پہلو ہے۔ کہ ساری جماعت کا یہ احساس کہ ہم ایک ہی بدن کے مختلف حصے ہیں اور ایک کی خوشی دوسرے عضو تک منتقل ہونا اس بدن کی زندگی کی علامت ہے اسی طرح ایک کا غم دوسرے عضو بدن تک منتقل ہونا بھی اس کی زندگی کی ہی علامت ہے۔ مگر یہ سوچ اگر باشعور ہو اور تقویٰ کے ساتھ ہو تو ہمیشہ فائدہ پہنچاتی ہے۔ ہر عضو بدن کو یہ احساس ہو گا کہ میرے بدن نے جو کچھ حاصل کیا میرا اس میں کیا حصہ تھا۔ میں کیوں نہ اپنا حصہ ڈالوں۔ اور یہ سوچ منفی نتیجے بھی پیدا کر سکتی ہے۔

جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ایک دفعہ ایک بادشاہ نے یہ اعلان کیا کہ جو بہت بڑا اور خوبصورت تالاب میں نے بنوایا ہے اس کا افتتاح ایسے ہو گا کہ ہر شخص دودھ کا ایک لوٹا بھر کے یا کوئی ایک برتن بھر کے وہ اس میں ڈالے اور حساب دان بتا رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں اتنا دودھ ہے کہ اس دن اگر لوگ ایک ایک برتن جو پیمانہ اس نے بیان کیا وہ خود استعمال کرنے کی بجائے اس تالاب میں ڈال دیں گے تو دنیا میں پہلی مرتبہ ایک ایسے تالاب کا افتتاح ہو گا جو دودھ سے بھرا ہوا ہو اور جنت کی یاد دلاتا ہو۔ بڑا خوبصورت خیال تھا۔ اور یہ معلوم ہوا کہ ہر طرف تیاری ہو رہی ہے۔ لیکن ہوا یہ کہ ہر شخص نے یہی سمجھا کہ ہم بھی تو قوم کا حصہ ہی ہیں سب قوم جب لوٹے ڈالے گی تو اس کی خوشی میں ہم شامل ہوں گے لیکن کیا ضرور ہے کہ ہم بھی لوٹا لے کر جائیں۔ چنانچہ کوئی بھی نہیں گیا اور ہر ایک یہ سمجھتا رہا کہ دوسرے کی خوشیوں میں ہم شامل ہو جائیں گے اور وہ فخر جو ساری قوم کو حاصل ہو گا آخر ہم بھی تو اس کا حصہ ہیں۔ اور اس کا افتتاح ایسے ہوا کہ خالی تالاب تھا۔ نہ پانی کا قطرہ نہ دودھ کا قطرہ۔

تو سوچیں ایک ہی طرح کی ہوں مگر ذرا سی کروٹ بدلیں تو اچھی سوچیں بری سوچوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اچھے نتائج کی بجائے مضحکہ خیز نتائج ہاتھ آتے ہیں تو اس پہلو سے بعض ایسی سوچیں ہیں جن کا ہر فرد کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اور اجتماعی نیکیوں میں یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے۔ ہر فرد کو اپنا حصہ ضرور ڈالنا چاہئے۔ اور اس پہلو سے آپ سوچیں کہ اس سال میں آپ نے اپنا حصہ کیا ڈالا تھا۔ کسی پہلو سے آپ کو خوشخبری ملے گی۔ آپ کہیں گے ہاں (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) پہلے مجھے مالی قربانی کی توفیق نہیں ملا کرتی تھی۔ اب یہ مل گئی۔ کسی اور پہلو سے بھی آپ کو خوشخبری مل سکتی ہے کہ میں پہلے "عبادت" کم کرتا تھا اب میں کرنے لگ گیا ہوں۔ چنانچہ اس خوشی میں وقتاً فوقتاً لوگ مجھے بھی شامل کرتے رہتے ہیں۔ ایک صاحب نے لکھا پہلے میں "عبادت" سے غافل تھا آپ کا فلاں خطبہ دہرایا جا رہا تھا۔ وہ سنا اور اس کے بعد میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت "عبادت" شروع کر دی اور اس کے بعد "عبادت" چھوڑنے کا کوئی سوال ہی نہیں رہا۔ تو اس خوشی میں مجھے بھی شامل کرتے ہیں۔ مگر ہر فرد کا کام ہے کہ "عبادت" میں شامل ہو۔ پھر اجتماعی طور پر قوم "عبادت" کرنے والوں کی ایک جماعت بن جاتی ہے۔ جس قوم کا ہر قطرہ یعنی ہر ذرہ ہر جزو خدا کی عبادت سے سرشار ہو اس کی اجتماعی شان بہت بلند ہو جاتی ہے۔ اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کا مرتبہ بھی بہت اونچا ہو جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے جب میں یہ کہہ رہا ہوں تو یہ مراد نہیں کہ ساری جماعتیں سوچیں کہ اس دفعہ وقف جدید کا چندہ کتنا دیا تھا۔ تحریک جدید کا چندہ کتنا دیا تھا۔ دیا تو تھا مگر سب نے تو ویسا نہیں دیا۔ بعضوں نے کم دیا مگر بڑی قربانی کے ساتھ دیا۔ بعضوں نے زیادہ مگر کم قربانی کے ساتھ دیا۔ اس لئے یہ اجتماعی سوچ کا محل ہی نہیں ہے۔ کہ اجتماعی طور پر غور ہو سکے۔ یہ انفرادی سوچ کا محل ہے۔ انفرادی سوچ کی باتیں ہیں۔ ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ اپنا جائزہ لے اور پھر خود ہی نتائج اخذ کرے۔ کسی اور کو نہ بتائے۔ اگر کمزوریاں ہیں تو اپنے تک محدود رکھے۔ اللہ

باقی صفحہ 6 پر

ایک خط - ایک تاریخ

محترم مولانا محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:۔

خاکسار بتعمیل ارشاد حضرت پہلی مرتبہ گیمبیا کے لئے ربوہ سے بتاریخ 61-2-12 روانہ ہوا۔ اور راستہ میں عرب ممالک نائیجیریا اور غانا میں ٹھہرتے ہوئے رمضان کے آخری عشرہ میں مارچ 1961ء کو باتھرسٹ دارالخلافہ گیمبیا میں وارد ہوا۔ باتھرسٹ سے بتاریخ 64-6-5 روانہ ہو کر 64-7-12 کو ربوہ میں واپس آیا۔ دوسری مرتبہ بتعمیل ارشاد حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) 66-3-3 ربوہ سے روانہ ہو کر 66-4-14 کو آپ کے پاس (داؤد احمد صاحب حنیف) باتھرسٹ میں پہنچا۔ اور 70-8-19 کو باتھرسٹ سے روانہ ہو کر 70-9-8 کو ربوہ میں واپس آیا۔ تیسری دفعہ بتعمیل ارشاد حضرت صاحب 71-4-13 کو ربوہ سے روانہ ہو کر بتاریخ 71-4-27 باتھرسٹ میں وارد ہوا۔ اور 73-7-18 کو باتھرسٹ سے روانہ ہو کر براستہ انگلستان و رشیا وغیرہ ستمبر 1973ء میں ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت پہنچ گیا۔ اس وقت میری عمر 60 سال ہو چکی تھی اور عرصہ خدمت سلسلہ پورے 40 سال ہو گیا تھا۔ پاسپورٹ کے مطابق خاکسار کی تاریخ پیدائش 13-10-10 اور صحیح تاریخ پیدائش 12-9-23 ہے۔ مقام پیدائش ہوشیار پور۔ مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے 1930ء میں پاس کیا تھا اور جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد 1934ء میں باقاعدہ بونا فائیڈ احمدیہ مشنری مقرر ہو گیا تھا

(1) گیمبیا میں وارد ہوتے ہی گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے سامنے اور گورنمنٹ ہاؤس سے متصل زمین کے کنارے پر (سالانہ عبادت) اور ہفتہ وار عبادت کی اجازت حاصل کی گئی۔ 2۔ اپریل 1961ء کو احمدیہ مشن کے لئے ایک عمدہ مکان 75 لنکاسٹر سٹریٹ کرایہ پر لیا گیا۔ اور مدرسہ احمدیہ کے لئے باتھرسٹ میں زمین دیئے جانے کی درخواست دی جو سات سال کی متواتر کوشش کے بعد Bambumka بمبکا کونڈا کوبو نواحی باتھرسٹ میں ملی۔ 1971ء میں اس میں نصرت ہائی سکول جس کی بنیاد حضرت امام جماعت نے مئی 1971ء میں رکھی کا اجراء کیا گیا۔ اور مکمل شاندار عمارت سکول تیار کی گئی۔ پہلا پرنسپل خاکسار تھا اور دوسرے ہمارے چوہدری نسیم احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔

61-4-3 میں کلام الٰہی کی کلاس برائے بالغاں جاری کی گئی جہاں تین ماہ کے اندر پچیس تیس بالغوں کو کلام الٰہی پڑھنا سکھلا دیا گیا۔ ان طلباء میں سے برادرم علی باصاحب' لیمن جائے صاحب اور الحاج سرایف ایم سنگھاٹے صاحب عمر جو وغیرہ احمدی تھے۔ اور ملک کے دارالخلافہ باتھرسٹ میں سٹریٹ لیکچرز اور مختلف ہالوں اور سکولوں میں لیکچرز کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا اور اسی سلسلے میں تین پمفلٹ اور ایک رسالہ بھی طبع کروا کر تیرہ ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔

جماعت احمدیہ کی کانسٹی ٹیوشن (بائی لاز) بنائی گئی اور مرکز سے منظوری حاصل کر کے اسے گیمبیا میں نافذ کیا گیا۔

بڑی مشکل اور چار پانچ سالہ جدوجہد کے بعد احمدیہ مشن نائیجیریا کو 1961ء میں صرف خاکسار کو بطور مربی جماعت احمدیہ گیمبیا میں جا کر کام کرنے کی اجازت حکومت گیمبیا کی طرف سے ملی تھی۔ اور گیمبیا میں خاکسار پہلا مربی جماعت احمدیہ تھا۔ نائیجیریا اور غانا سے یکے بعد دیگرے چھ چھ ماہ کے لئے حمزہ سیالو اور جبریل سعید صاحب گیمبیا میں بطور وزیٹر آئے تھے۔ وہ بطور مربی نہیں آئے تھے اس کے بعد مزید دو مرکزی مربی (آپ اور اقبال صاحب) اور ایک ڈاکٹر صاحب (سعید انور صاحب) کا اضافہ کروایا گیا۔

1971ء میں مزید پانچ ڈاکٹر صاحبان اور ان کے اہل و عیال کے لئے وہاں اقامت اور وہاں خدمت خلق کا کام کرنے کی اجازت حاصل کی گئی۔

احمدیہ مشن باتھرسٹ کی جارج ٹاؤن'، بصہ فیر افینی' اور سی گال میں برانچیں قائم کی گئیں۔

احمدیہ مشن باتھرسٹ کے لئے شہر کے وسط میں زمین خرید کر 1969ء میں احمدیہ مشن تعمیر کیا گیا۔ (88 پریں وی رنس) اس کی بنیاد ہزایکسیلنسی گورنر جنرل صاحب گیمبیا الحاج سرایف۔ ایم۔ سنگھاٹے صاحب سے رکھوائی گئی اور افتتاح بھی انہی سے کروایا گیا۔ جارج ٹاؤن میں بھی احمدیہ مشن تیار ہوا۔ اور سکول کے لئے بھی وہاں زمین حکومت سے حاصل کی گئی۔

احمدیہ میڈیکل سنٹر کے لئے حکومت سے زمین حاصل کی گئی اور اس پر اپنا احمدیہ میڈیکل سنٹر تعمیر کیا گیا۔

تین مرکزی مربیوں کے علاوہ چار لوکل مربی بھی کام کرنے لگے۔

خاکسار کی واپسی کے وقت احمدیہ مشن گیمبیا مالی لحاظ سے خود کفیل تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان احمدیہ مشنوں میں سے جو بہت جلد خود کفیل ہوئے ان میں سے ایک ہے۔

1970ء میں حضرت صاحب نے اپنے مبارک وجود سے سرزمین گیمبیا کو برکت بخشی (ان سب حالات کا علم آپ سب کو ہے) اور حضرت صاحب کے خطبہ جولائی 1970ء میں اس کا تفصیلی ذکر الفضل میں شائع شدہ موجود ہے۔

نصرت جہاں سکیم کے ماتحت خاکسار کے ذریعے گیمبیا میں چار میڈیکل سنٹرز قائم کئے گئے۔

احمدیہ بک ڈپو 1961ء میں باتھرسٹ میں کرایہ کی دوکان لے کر اجرا کیا تھا۔ جسے بعد میں احمدیہ مشن ہاؤس میں منتقل کر دیا گیا۔

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میجر عبدالحمید

"تحریک جدید" جنوری 1970ء

جاپان کے تعلیمی معاشرتی اور مذہبی حالات

یہ عاجز حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے ماتحت 5- ستمبر 1969ء کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر 8- ستمبر کو یہاں فریضہ دعوت الی اللہ کی ادائیگی کی غرض سے پہنچ گیا تھا- شروع شروع میں ایشیا سنٹر آف جاپان میں ٹھہرا مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے مکان مل گیا ہے-

یہاں آ کر مجھے سب نے مشورہ دیا کہ جاپانی زبان سیکھنے کے بغیر دعوت الی اللہ کا کام نہیں ہو سکے گا- پادری تاجر اور طالب علم وغیرہ جب یہاں آتے ہیں تو سب سے پہلے وہ جاپانی زبان سیکھتے ہیں کیونکہ کوئی شاذ کے طور پر یہاں انگریزی جانے تو جانے ورنہ اکثریت انگریزی میں نہ تو گفتگو کر سکتی ہے اور نہ انگریزی کو سمجھ سکتی ہے- عجیب بات یہ ہے کہ جاپانیوں نے کلیتا" امریکن لباس اپنا لیا ہے مگر انگریزی زبان سیکھنے کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی- جاپانی زبان سیکھنے کے لئے مجھے ایک سکول میں داخل ہونے کا مشورہ دیا گیا- یہ سکول شیبویا Shibuya میں واقع ہے- 16- ستمبر 1969ء سے میں اس سکول میں داخل ہوں یہ سمسٹر 19- دسمبر 1969ء کو ختم ہو گا- جاپانی زبان اتنی مشکل ہے کہ اس سمسٹر میں پرائمر کے کچھ اسباق پڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی رومن الفاظ میں-

یہاں پر احمدیہ جماعت کیا بلحاظ تعداد کے اور کیا بلحاظ کام کے نہ ہونے کے برابر ہے- لہٰذا دعوت الی اللہ کا کام از سر نو شروع کیا جائے گا- یہاں کے حالات کے مطابق یہ کام انتہائی مشکل معلوم ہوتا ہے بلکہ اگر ناممکن کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا......

فی الحال جاپان کے متعلق بعض امور کا تذکرہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے- جاپانی زبان میں جاپان کو نپان یا نیہان کہتے ہیں- جس کا مطلب ہے سورج کا مبداء (Origin Of The Sun) جاپانی رسم الخط میں نپان نیہان اس طرح لکھا جاتا ہے-

چین اور جاپان میں حروف کی بنیاد تصاویر پر ہے نہ کہ حروف تہجی پر- سورج کی تصویر پہلے اس شکل میں بنائی گئی - بعد میں بگڑتے شکل یہ بن گئی- منبع یا مبداء کے لئے درخت کی جڑ کی شکل بنائی گئی ہے- پہلے پہل درخت کی شکل یہ تھی پھر یہ ہوئی اور درخت کی جڑ کے لئے یہ شکل اختیار کی گئی- بعد میں بگڑے بگڑتے اس کی شکل یہ رہ گئی- اور یہ لفظ جڑھ اور بنیاد کے معنوں میں استعمال ہونے لگا- جاپانی زبان میں سورج کو "ہی" اور جڑ کو "نے" کہتے ہیں ان دونوں الفاظ کے ملاپ سے نیہان لفظ بنا-

ہزاروں الفاظ کے لئے مختلف تصاویر کی بنا پر الفاظ بنائے گئے اور انہیں روزمرہ کے استعمال میں لایا جاتا ہے- اب وزارت تعلیم نے زبان میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ایک حد مقرر کر دی ہے تاکہ کتابیں اور اخبارات اس حد کے اندر اندر منظور شدہ الفاظ استعمال کریں یہ حد 1850 الفاظ تک ہے- گویا 1850 الفاظ کی ایک فہرست وزارت تعلیم نے منظور فرمائی ہے- جس کی پابندی عام طور پر کی جاتی ہے- ان میں 881 الفاظ جو زیادہ اہم سمجھے جاتے ہیں سکولوں میں چھٹی جماعت تک پڑھائے جاتے ہیں- باقی الفاظ اس سے اوپر کی جماعتوں میں پڑھائے جاتے ہیں- جغرافیائی لحاظ سے 26- اور 45 ارض بلد کے درمیان واقع ہے- جاپان ایک پہاڑی ملک ہے جہاں آتش فشاں پہاڑ کثرت سے پائے جاتے ہیں- اسی وجہ سے گرم پانی کے چشمے بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں- آب و ہوا کے لحاظ سے مندرجہ ذیل چار موسم ہوتے ہیں-

بہار- مارچ اپریل مئی

گرمی- جون جولائی اگست

خزاں- ستمبر اکتوبر نومبر

سردی- دسمبر جنوری فروری

جون میں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے- ستمبر میں طوفان آتے ہیں- ٹوکیو میں جنوری فروری اور مارچ میں کثرت سے برف پڑتی ہے- بعض دفعہ برف باری اپریل تک چلی جاتی ہے- جاپانیوں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دیوتاؤں کے ملاپ سے پیدا ہوئے- اسی طرح جاپان کا ملک بھی خدائی تصرف سے نمودار ہوا- تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں کا خیال ہے کہ موجودہ جاپانی نسل کے آباء و اجداد کچھ تو پولی نیشیا سے جنوبی انڈونیشیا اور فلپائن سے ہوتے ہوئے جاپان میں آباد ہوئے تھے اور کچھ منگولیا سے چین اور کوریا میں سے گزر کر آ کر آباد ہو گئے-

شکل اور شباہت اور طور و طریق کے لحاظ سے جاپانیوں میں ہم آہنگی اور یگانگت پائی جاتی ہے- جاپان کے اصل باشندوں کو آئینو کہا جاتا ہے یہ آج کل جزیرہ ہوکائڈو میں آباد ہیں اس جزیرہ میں موجودہ جاپانیوں کے آباؤ اجداد نے جبراً انہیں دھکیل دیا تھا- لہٰذا وہ پناہ گزین کی صورت میں جزیرے میں آ کر آباد ہو گئے-

جاپانیوں کی رہائش کا سٹینڈرڈ اگرچہ مغربی یوروپین لوگوں کے سٹینڈرڈ تک نہیں پہنچا مگر ایشیائی لوگوں کے سٹینڈرڈ سے سب سے اونچا ہے جاپان میں اوسط آمدنی فی کس 180 ڈالر ماہوار ہے اور تقریباً ہر گھر میں ٹیلی ویژن سیٹ کپڑے دھونے کی مشین اور ریفریجیریٹر اور دوسرے آسائش کے سامان موجود ہیں-

دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جاپان اپنی کھوئی ہوئی عظمت نہیں حاصل کر سکے گا- مگر لوگوں کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جبکہ انہوں نے دیکھا کہ جاپان جنگ عظیم سے پہلے کی عظمت سے کہیں زیادہ عظمت ہر لحاظ سے حاصل کر چکا ہے-

ملک میں ملازمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ کمپنیوں کو بعض دفعہ پورے کارندے نہیں ملتے- خوراک کے لحاظ سے جاپان اپنے ملک کے لئے خود خوراک مہیا کر سکتا ہے- لوگ زیادہ تر چاول اور مچھلی کھاتے ہیں- جنگ عظیم کے بعد ڈبل روٹی گوشت اور دودھ وغیرہ کا استعمال زیادہ کرنے کی وجہ سے نئی نسل کے قد حیرت انگیز طور پر بڑھ گئے-

جاپانی بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں- اس لئے اکثر بچے خراب ہو جاتے ہیں-

تعلیم طرز تعلیم امریکہ میں رائج طرز تعلیم کی نقل ہے- پرائمری سکول میں چھ سال تک تعلیم دی جاتی ہے- اور مڈل سکول میں تین سال تک اور ہائی سکول میں تین سال تک- پرائمری اور مڈل سکول میں تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے- جاپان میں تین سو جونیئر کالج ہیں جہاں ہائی سکول کے بعد دو سال تک تعلیم دی جاتی ہے- اور 250 سے زائد سینیئر کالج اور یونیورسٹیاں ہیں- جہاں اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے-

طرز حکومت جاپان میں امریکہ اور برطانیہ کے طرز حکومت سے ملا جلا طرز حکومت اختیار کیا گیا ہے- پارلیمنٹ (DIET) میں دو ایوان ہوتے ہیں-

House of Representatives

House Of councillors

ہر ایوان امریکی کانگریس کی طرز پر اپنی کمیٹیوں کے ساتھ کام کرتا ہے- لوئر ہاؤس کی 467 نشستیں ہیں اور اپر ہاؤس کی 250- وزیر اعظم کا انتخاب لوئر ہاؤس کرتا ہے اور برطانیہ کے طریق کار کی طرح وزیر اعظم اپنی کیبنٹ کے وزیر خود منتخب کرتا ہے- ملک کی حکومت وزیر اعظم اپنی مرضی سے ہی کرتا ہے- مگر اسے اپنی وزارت کے عرصہ میں لوئر ہاؤس کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے- پارلیمنٹ میں مندرجہ ذیل پارٹیوں کو نمائندگی حاصل ہے-

1- لبرل ڈیموکریٹک

2- سوشلسٹ- 3- ڈیماکریٹک سوشلسٹ-

4- کمیونسٹ-

نمبر ایک پارٹی کو اکثریت حاصل ہے اسی وجہ سے یہ پارٹی حکومت کر رہی ہے- دوسرے نمبر پر دو پارٹی اور تیسرے درجہ پر نمبر تین پارٹی ہے کمیونسٹ پارٹی کی نمائندگی برائے نام ہے-

جاپان میں پھول بکثرت پیدا ہوتے ہیں جاپانی کچھ پھولوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں- اکے بانایا پھولوں کی ترتیب جاپانیوں کے تمدن کی ایک خصوصیت ہے پھولوں کی ترتیب کے تین ہزار سے لے کر چار ہزار تک مختلف طریق رائج ہیں- پھولوں کی ترتیب باقاعدہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے-

چانوپو ایک چائے کی رسم ہے- چائے پینے کا رواج آٹھویں صدی عیسوی سے شروع ہوا تھا- چانوپو ایک خاص طریق سے چائے پینے کی رسم کا رواج سولھویں صدی میں ہوا- اس رسم کو دیکھنے کا غیر ملکی زائرین میں زیادہ اشتیاق پایا جاتا ہے-

آرٹ جاپانی آرٹ کے دلدادہ ہیں- ان کے آرٹ کا سب سے زیادہ مظاہرہ بدھ کے بتوں کی شکل میں نمودار ہوا- بدھ چین سے کوریا کے ذریعے پانچویں صدی کے وسط میں جاپان میں پہلی مرتبہ آیا- اس کے بعد ایک ہزار سال میں بدھ کے بتوں کے بنانے کا آرٹ اپنے کمال کو پہنچا- جاپان ایک نہایت خوبصورت ملک ہے-

ہر قسم کے دلکش قدرتی مناظر اس میں پائے جاتے ہیں جیسے یہ ملک خوب صورت ہے اس کے باشندے بھی خوبصورت ہیں- پست قد سفید اور گول چہرے آنکھیں ٹوپی دار لباس عمدہ مکان اکثر چھوٹے چھوٹے مگر صاف ستھرے- مرد اور عورت عموماً یوروپین لباس میں ملبوس مگر گاہے گاہے جاپانی لباس جسے "کی مونو" کہتے ہیں بھی پہنا جاتا ہے- ہمارے ملک میں جس طرح برقعہ کے اوپر کا حصہ چھوڑ کر جو ٹخنوں تک لمبا کوٹ ہوتا ہے اسی طرح کی جاپانی کیمونو ہوتا ہے- مگر اس کے بازو بہت کھلے ہوتے ہیں- عورتوں کے لباس میں پیٹھ پر غالباً چادر بند کی ہوئی چوڑی پیٹی کے اندر سلی ہوئی دکھائی دیتی ہے یہ لباس عورتوں اور مردوں کو بہت خوب صورت لگتا ہے- عام طور پر نیشنل تہواروں کے موقعہ پر پہنا جاتا ہے- دوسرے لفظوں میں اگر کہا جائے کہ ان کا لباس عربوں کے لباس سے ملتا جلتا ہے تو یہ بھی درست معلوم ہوتا ہے- ریلوے کا سسٹم دنیا بھر میں اول نمبر پر- ٹوکیو سے اوساکا تک سپر ایکسپریس 35 اور لمیٹڈ ایکسپریس 40 ٹرینیں چلتی ہیں- ٹرینوں کا ملک بھر میں ایک جال پھیلا ہوا ہے-

---

اشارتی زبان

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

ایسی اشارتی زبان میں وہ اشارات وغیرہ کی زبان بھی شامل ہے جو مثلاً گونگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے تمام خیالات اشارات سے ہی ظاہر کرتے ہیں یا لڑائیوں میں جھنڈیوں یا شیشوں سے کام لیتے ہیں گونگا اپنی بھوک پیاس کو ظاہر کرتا ہے سر پر ہاتھ رکھ کر اور آنکھ بند کر کے بتاتا ہے کہ سونا ہے یہ اشارات ہم دیکھتے ہیں اشارات کی زبان سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں تار کی ساری زبان اشارات پر ہی موقوف ہے لاہور سے بٹالہ کس طرح لفظ پہنچے گا مگر تار کے ذریعے بٹالہ تو کیا لندن اور دنیا کے تمام حصوں میں خبر پہنچائی جاتی ہے اسی طرح جیسے میں نے کہا فوجوں میں کام لیا جاتا ہے شیشہ سے اشارہ کرتے ہیں یا جھنڈی سے بتاتے ہیں اور دوست کو روشنی سے اشارہ کرتے ہیں کہ دشمن کمزور ہے یا زبردست ہے کھانے پینے کی ضرورت ہے یا گولہ بارود کی حاجت ہے غرض بہت بڑے بڑے کام اس اشارتی زبان سے لئے گئے ہیں اگر صرف الفاظ یا تحریر تک ہی زبان محدود ہوتی تو کام رک جاتے

غرض علم زبان سب سے مقدم ہے اور یہ تینوں علوم جدا جدا ہیں مگر تقسیم علوم میں پہلا علم علم زبان ہے اور یہ تینوں اس کی مختلف شاخیں ہیں اور اپنے اندر وہ بھی ایک وسیع علم رکھتی ہے زبان کے علم کے نتیجے میں بعض اور مستقل علوم ہیں ان کا تعلق گو زبان ہی سے ہے مگر علمی تقسیم میں ان کو الگ قرار دیا گیا ہے اس لیے میں بھی اسے دوسرا علم کہتا ہوں

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابو طاہر فارانی

لیبیا

لیبیا شمالی افریقہ کا ایک اسلامی ملک ہے جس کے شمال میں بحیرہ روم' مشرق میں مصر اور سوڈان جنوب مغرب میں چاڈ اور مغرب میں تیونس واقع ہیں- لیبیا کا ساحل ایک ہزار میل لمبا اور مجموعی رقبہ چھ لاکھ انتیس ہزار تین سو اٹھاون مربع میل ہے- 1982ء کے تخمینہ کے مطابق لیبیا کی آبادی 32 لاکھ ہے' جن میں غالب اکثریت عربوں کی ہے کافی تعداد میں پاکستانی اور ہندوستانی مزدور اور کارکن بھی مقیم ہیں-

طرابلس اور بن غازی ملک کے دارالحکومت ہیں- ملک کا بیشتر حصہ غیر آباد اور ریگستانی ہے- پورے ملک میں ایک بھی دریا نہیں ہے اس کا ایک مقام عزیزیہ دنیا کا گرم ترین مقام کہلاتا ہے- لیبیا بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں ترکی کی عثمانی قلمرو میں شامل اور اس کا ایک صوبہ یا ولایت تھا- لیکن 1911ء میں اٹلی نے فرانس کے ساتھ سازباز کرکے اس پر قبضہ کرلیا- مگر لیبیا کے حریت پسندوں نے اس غیر ملکی تسلط کے خلاف جہاد جاری رکھا- اس جدوجہد میں ہراول دستے کا کام "سنوسی قبیلہ" نے کیا تھا- دوسری عالمگیر جنگ کے دوران 42-1941ء میں لیبیا کو بھی میدان جنگ بننا اور زبردست جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا- حالانکہ یہ جنگ لیبیا کے لئے قطعی بے مقصد تھی- اس محاذ پر برطانوی جرنیل منٹگمری نازی جرمنی کے جرنیل رومیل اور امریکی جرنیل آئزن ہاور نے عالمی شہرت حاصل کی تھی-

1942ء میں انگریزوں نے لیبیا کے بادشاہ شاہ ادریس سنوسی سے وعدہ کیا تھا کہ جنگ کے بعد لیبیا کو مکمل آزادی مل جائے گی- مگر جنگ کے خاتمہ کے باوجود یہ وعدہ پورا نہ کیا گیا- آخر یہ مسئلہ 1949ء میں اقوام متحدہ میں پیش ہوا تاہم اسے آزادی یکم جنوری 1952ء کو ملی اور شاہ ادریس بادشاہ مقرر ہوئے-

آزادی کے بعد بھی لیبیا میں سب سے پہلے بربر آباد ہوئے تھے- بعد میں اہل روم اور پھر اہل ونڈل نے لیبیا کو اپنا محکوم بنالیا آخر میں کئی صوبوں تک عثمانی ترکوں نے لیبیا پر حکمرانی کی- جبکہ 1912ء سے 1951ء تک لیبیا' اٹلی و فرانس اور آخر میں برطانیہ کا محکوم رہا- 1951ء میں آزادی کے بعد یہاں بادشاہت قائم ہوئی اور شاہ ادریس سنوسی کے دور حکومت میں بھی یہ ملک انتہائی مفلس اور پسماندہ رہا- آزادی کے بعد بھی امریکہ اور برطانیہ کے اہم فوجی اڈے لیبیا میں قائم رہے حتیٰ کہ عربوں کے خلاف اسرائیل کی دو جنگوں میں اسرائیل کو فوجی امداد بھی لیبیا میں واقع امریکی فوجی اڈوں سے پہنچائی جاتی رہی- اسرائیل کی درپردہ اس امداد کے باعث ملک بھر میں شاہ ادریس کے خلاف جذبات بھڑکنے لگے آخر کار یکم مارچ 1969ء کو کرنل قذافی کی قیادت میں فوج نے شاہ ادریس کو معزول کر کے جمہوری انقلاب برپا کیا اب لیبیا کا سرکاری نام "عرب جمہوریہ لیبیا" ہے اور اس وقت سے لے کر اب تک صدر قذافی اس کے حکمران چلے آرہے ہیں- یہاں گزشتہ دو عشروں میں سوشلسٹ طرز کی اصلاحات نافذ کی گئی ہیں- نجی ملکیت کو محدود کر دیا گیا ہے اور امریکی کے فوجی اڈے ختم کر دیئے گئے ہیں- اب یہاں قالین سازی اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں کو فروغ دیا جا رہا ہے- محدود زرعی پیداوار میں کھجور' زیتون اور بعض دوسرے پھل قابل ذکر ہیں ملک کی صرف بیس فی صد آبادی زراعت سے وابستہ ہے اس وقت سالانہ فی کس اوسط کی شرح 6335 ڈالر ہے-

فلسطینی جدوجہد کے موید صدر معمر قذافی 1969ء تک لیبیا کی شاہی فوج میں کرنل تھے وہ بے پناہ جوش و جذبے اور قوت عمل کے مالک ہیں وہ یکم مارچ 1969ء کو مشرق وسطیٰ شمالی افریقہ اور بحیرہ روم کے علاقہ کے سیاسی افق پر ایک دھماکے کے ساتھ نمودار ہوئے وہ دنیائے عرب کے اتحاد اور خاص طور پر اسرائیل کے خلاف فلسطینی عوام کی تحریک کے پرجوش حامیوں سے ایک ہیں نہایت ٹھوس موقف اور پختہ نظریات کے مالک کرنل قذافی مصر کے جلیل القدر رہنما جمال عبدالناصر مرحوم سے بہت متاثر ہوئے- ان کے آزاد فوجی افسروں کے گروپ نے 1969ء میں ایک گولی چلائے بغیر اس وقت اقتدار پر قبضہ کیا جب شاہ ادریس سنوسی علاج کے لئے ترکی گئے ہوئے تھے- جنہیں برطانیہ اور امریکہ کی بھرپور پشت پناہی حاصل تھی- اس وقت لیبیا کے تیل کے ذخائر پر مغربی ملکوں کی طاقتور تیل کمپنیوں کی بالادستی قائم تھی یہاں امریکہ اور برطانیہ کے فوجی اڈے بھی شامل تھے- شاہ ادریس تیل کی آمدنی کو لیبیا کے غریب عوام پر صرف کرنے سے ہمیشہ کتراتے رہے- کرنل قذافی اور ان کے ہم خیال فوجی افسروں کے نزدیک ایسی بادشاہت لیبیا کے عوام کے لئے سوہان روح تھی وہ اس بادشاہت اور جاگیرداروں کو ختم کرکے لیبیا کو ایک باوقار اور خودمختار ملک دیکھنا چاہتے تھے- چنانچہ انہوں نے یکم مارچ کو بڑی کامیابی سے شاہ ادریس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور اسی دن سے زمام اقتدار کرنل قذافی اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں آگئی- شاہ ادریس جلاوطن ہوئے اور جلاوطنی ہی میں وفات پائی-

کرنل قذافی چونکہ بعض واضح نظریات اور پروگرام رکھتے تھے اس لئے انہوں نے لیبیا میں سیاسی' سماجی' اقتصادی داخلی اور خارجی شعبوں میں انتہائی اہم اصلاحات نافذ کیں اور ملک میں سوشلسٹ طرز معیشت والے اقتصادی اور سماجی نظام کے نفاذ کی کوششیں شروع کردیں- تیل کی آمدنی سے وطن کے عام اور غریب لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لئے بڑے پیمانے پر ترقیاتی منصوبے شروع کئے اور اس کے لئے لاکھوں غیر ملکی ماہرین کارکنوں اور مزدوروں کی خدمات حاصل کیں-

مختصر سوانح حیات کرنل معمر قذافی صحرائی علاقے کے مقام سیرت میں 1941ء میں پیدا ہوئے- ان کا بچپن اور لڑکپن ان کے والدین کے ساتھ بدوؤں کے خیموں میں فیضان نامی ایک قصبہ میں گزرا- طالب علمی کے زمانہ ہی میں وہ عرب بعث پارٹی کے نظریات سے روشناس ہوئے 1961ء میں انہیں بن غازی کی فوجی اکادمی میں داخلہ ملا اور تعلیم و تربیت کے بعد فوج میں کمیشن حاصل کیا- بعد میں مزید تعلیم کے لئے انگلستان بھیجے گئے اور کچھ دیر بعد کرنل کے عہدے پر فائز ہوئے-

کرنل قذافی نے 1969ء کی جن پالیسیوں پر عمل کیا ان سب کا بنیادی مقصد لیبیا جیسے چھوٹے اور غریب ملک کو ترقی دلانا اور بین الاقوامی سطح پر اس کی شناخت کرانا تھا انہوں نے سب سے پہلے مغربی تیل کمپنیوں کی اجارہ داری ختم کی اور تیل کی صنعت کو قومی تحویل میں لے لیا- پھر اس طرح بینکوں اور قومی مالیاتی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا اور زندگی کے ہر شعبے میں انقلابی اصلاحات نافذ کیں- چند برس قبل انہوں نے "پیپلز بیورو" ختم کرکے افسروں میں درجہ بندی ختم کردی- نجی ملکیت کو محدود کیا اور ہر شخص کے روزگار اور رہائش کا بندوبست کیا- اس وقت لیبیا میں ہزاروں پاکستانی کارکن برسوں سے کام کر رہے ہیں-

کرنل معمر قذافی کئی برسوں سے مغربی ملکوں کے نزدیک متنازعہ شخصیت ہیں امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے تو ان کے خلاف الزام تراشی کا باقاعدہ سلسلہ جاری رہا ہے اور امریکہ کی طرف سے لیبیا کے خلاف فوجی کارروائیاں بھی اسی سلسلہ کا ایک حصہ ہیں-

(ہفت روزہ لاہور 26- اکتوبر 96ء)

بقیہ صفحہ 3

ایک عربی مدرسہ بھی سوانگ میں کرائے کا مکان لے کر دینی اور علمی تعلیم کے لئے کھولا گیا- قریباً ایک سال کے بعد بند کردیا گیا- تا عربی سکول کی بجائے باقاعدہ ماڈرن سیکنڈری سکول قائم کر کے اس میں عربی اور دینیات کی تعلیم دی جائے اور اللہ کا شکر ہے کہ 1971ء سے یہ خدمت بھی ہمارا نصرت ہائی سکول کر رہا ہے- خاکسار کے عرصہ قیام گیمبیا میں اللہ کے خاص فضل سے گیمبیا کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ قائم ہو گئی- اور مغرب سے لے کر مشرق تک یعنی باتھرسٹ سے بصہ تک اور فتات تک احمدیہ لٹریچر بھی پہنچ چکا تھا- اور اس سے ملحقہ بلکہ بڑے ملک سینیگال میں ہمارا احمدیہ مشن اور جماعت قائم ہو گئے- بیعت کرنے والوں کا رجسٹر آپ (داؤد حنیف صاحب) کے پاس احمدیہ مشن باتھرسٹ میں محفوظ ہو گا- اس سے آپ ان تمام مقامات کی فہرست تیار کر سکتے ہیں (جہاں کے لوگ جماعت میں داخل ہوئے)-

خاکسار نے باتھرسٹ سے بصہ تک سفر کئے اور اس ملک کا کونہ کونہ بصورت وفود بھی دیکھا ہے اور سارے مغربی افریقہ کو بھی نائیجیریا سے سینیگال تک دیکھنے کا موقعہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا-

1966ء میں انچارج مربی احمدیہ مشن مغربی افریقہ کی کانفرنس لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں منعقد ہوئی جس میں خاکسار نے گیمبیا کی نمائندگی کی اور ٹیلی ویژن سٹیشن نے ہمارا تعارف اور ہمارا انٹرویو سارے مغربی افریقہ کو دکھایا- نیز ہم سب دعوت پریذیڈنٹ صاحب لائبیریا ٹب مین سے محظوظ ہوئے- جب گیمبیا میں ریڈیو سٹیشن قائم ہو گیا تو خاکسار کے خطبات (سالانہ) بھی اس کے ذریعے سے گیمبیا میں نشر ہوتے رہے- اور گورنر جنرل گیمبیا کے علاوہ گیمبیا میں آنے والے سربراہان ممالک پریذیڈنٹ آف لائبیریا- پریذیڈنٹ زیمبیا- پریذیڈنٹ صاحب آف ماری تانیا- پریذیڈنٹ آف سینیگال کی خدمت میں انگریزی زبان میں دینی لٹریچر پیش کیا گیا- اور گیمبیا جانے سے قبل بھی خاکسار ایک پریذیڈنٹ کو کلام الٰہی کا جرمن تحفہ پیش کر چکا تھا- پہلے پریذیڈنٹ صاحب گیمبیا سر جوارا صاحب کو حضرت صاحب نے کلام الٰہی بمع انگریزی ترجمہ مختصر کا نسخہ بطور ہدیہ اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا تھا- اور خاکسار بھی اس تقریب سعید میں موجود تھا-

(یہ ہے اس خط کا ایک حصہ جو محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے اس وقت کے گیمبیا کے مربی انچارج داؤد احمد حنیف صاحب کو لکھا تھا-)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

رزق سے ڈر کر انسان کو کسی عادت کا پابند نہ ہونا چاہئے- اگر اس کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدا تعالیٰ رزاق ہے- اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ دار میں ہوں- یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر مشکل سے اسے نجات دے گا- یہ اس لئے کہا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں- ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آپڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے- خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اسے ہر مشکل سے بچائے گا- پھر آگے ہے (-) یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دے گا کہ وہ اس کے گمان میں بھی نہ ہوگی- ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے (-) جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے ویسے ہی وہ نیکیوں کا والی ہوتا ہے- پھر فرماتا ہے (-) یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے- جب انسان خدا پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے- خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اسی کا ہوتا ہے جو اسے ہربات پر قادر جانتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ روس ہتھیاروں پر کنٹرول کا معاہدہ

امریکہ نے روس کے ساتھ ہتھیاروں پر کنٹرول کے سمجھوتے کی تقریب میں شرکت کرنے سے معذری ظاہر کردی ہے۔ یہ تقریب جمعرات کو جینیوا میں ہونے والی تھی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ روس کی طرف سے آخری وقت میں میزائیل سمجھوتے پر اعتراض کرنے اور بعض تبدیلیاں کرنے کے مطالبے کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

اس سمجھوتے کا اعلان پچھلے ماہ کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق دونوں ملک ایک تقریب میں جمعرات کے روز اس پر دستخط کرنے والے تھے۔ یہ سمجھوتہ پچھلے ماہ نیویارک میں طے پایا تھا۔ جس تقریب میں یہ سمجھوتہ طے پایا تھا اس میں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر اور روس کے وزیر خارجہ موجود تھے۔

سوویت روس جب تک قائم تھا اس وقت سابق صدر گورباچوف اور امریکی انتظامیہ کے درمیان ہتھیاروں کے کنٹرول کے بارے میں معاہدے ہوتے رہتے تھے۔ سابق سوویت ریاستوں کے قیام کے بعد اب صورت حال کی رفتار دھیمی پڑ گئی ہے۔ حالیہ بات چیت کی خبر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات ابھی بھی اندر ہی اندر جاری ہے۔ تاہم اس وقت سوویت روس ایک مسلمہ سپرپاور تھی۔ جب کہ اب روس کا مطلب صرف رشین فیڈریشن ہے۔ اس لحاظ سے دونوں کے درمیان بات چیت کا لب ولہجہ بھی بدل چکا ہو گا۔ شاید اسی لئے روس کی طرف سے آخری مرحلے پر اٹھائے گئے بعض نکات کو حل کرنے کی بجائے تقریب ہی کی صف لپیٹ دی گئی ہے۔

OOO

مشرقی زائر میں شدید جنگ

زائر کی فوجوں اور روانڈا کی تتسی فوجوں کے درمیان مشرقی زائر میں شدید جنگ جاری ہے۔ تنازعہ کے تصفیے کے لئے کی جانے والی کوششوں میں اب تیزی آگئی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق زائر کی فوجیں اور روانڈ کی تتسی افواج ایک دوسرے پر کئی دن سے گولہ باری کر رہی ہیں۔ روانڈا نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجیں زائر میں داخل ہو گئی ہیں اور انہوں نے "بکاؤ" شہر سے زائر کی فوجوں کو بھگانے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ اور اب ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ گوما شہر کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ تتسی فوجوں کی پیش قدمی سے لاکھوں "ہوتو" پناہ گزینوں کی جانوں کو خطرہ ہے۔ جو ہزاروں کی تعداد میں پہلے ہی زائر میں واقعہ اپنے کیمپوں سے بھاگ گئے ہیں جو افراد بھاگ گئے ہیں ان کی تعداد لگ بھگ اڑھائی لاکھ بتائی گئی ہے۔

OOO

ترکی کی تانسو چیلر کا نیا کردار

مغرب اور سیکولر نظام کی حامی اور دلدادہ ترکی کی سابق وزیر اعظم اور موجودہ حکومت کی حلیف ہونے کے اعتبار سے ملک کی نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مسز تانسو چیلر ان دنوں اسلامی طرز معاشرت کے قریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔ ترک عوام ان کے خیالات کی تبدیلی پر حیران ہیں۔ مسز تانسو چیلر نے سر پر سکارف اوڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اب وہ اپنی تقاریر کا آغاز بسم اللہ سے کرتی ہیں اور اپنی تقاریر میں قرآن کریم کے حوالے بیان کرتی ہیں۔

تاہم ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں انہوں نے ترکی کے سکولوں میں طالبات کو سکارف اوڑھنے کی پابندی کی سختی سے مخالفت کی۔ اور کہا کہ یہ پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ ہر انسان کو عبادت کی آزادی ہونی چاہئے۔

مسز تانسو چیلر کے اس بیان سے قطع نظر وہ آج کل اسلامی اقتدار اور اسلامی رفاہ پارٹی کے ارکان کی تعریفیں کرتی نظر آ رہی ہیں۔

ترکی کی خواتین کی ایک ترقی پسند تنظیم نے اپنی ایک سابق رکن (مسز چیلر) کی اس تبدیلی پر حیرت اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ مسز چیلر دوبارہ سے مسلمان نہیں ہوئیں بلکہ وہ وزیر اعظم نجم الدین اربکان کی پارٹی کی حمایت حاصل کرنے اور ترکی کے اسلام پسند ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے یہ کارروائی کر رہی ہیں۔

یاد رہے کہ ترکی میں وزیر اعظم اربکان اور سابق وزیر اعظم مسز تانسو چیلر کی پارٹی کے درمیان اشتراک اقتدار کا جو معاہدہ چار سال کے لئے ہوا ہے اس میں پہلے سال مسٹر اربکان وزیر اعظم بنے ہیں۔ اگلے دو سال مسز چیلر وزیر اعظم رہیں گی اور آخری سال پھر سے مسٹر اربکان وزیر اعظم بن جائیں گے۔ مسٹر اربکان کی وزارت عظمیٰ کا پہلا سال اب اختتام کے قریب ہے۔ اور مسز چیلر یہ چاہتی ہیں کہ ان کی باری آنے تک کہیں اسلام پسند رفاہ پارٹی اس سمجھوتے سے منحرف نہ ہو جائے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

تعالیٰ سے پردہ پوشی چاہے۔ اور خدا کے حضور ہی اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے پردہ پوشی کی بھی دعا کی جائے۔ اور آئندہ ان بدیوں سے بچنے کے لئے بھی توفیق مانگی جائے۔

خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات (واقفین نو) بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 7- نومبر 1996ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ۔ قیمہ کھچڑی۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-6 (دوبارہ)۔
4-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 درثمین حصہ 15 (نیا)۔
7-30 متفرق پروگرام۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
9-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-6 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر سندھی پروگرام۔
1-00 احمدی ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔ قیمہ کھچڑی۔
2-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
3-00 اردو پروگرام۔ سیرۃ رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب۔
4-00 سہ پہر۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
6-00 چینی پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔
7-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔ 96-11-7۔
8-00 کوئز پروگرام بر موضوع کسوف و خسوف اطفال اور ناصرات الاحمدیہ۔ لاہور۔
8-30 رات۔ الزامات کے جواب حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 13۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 بوسنین پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ متفرق پروگرام۔

جمعہ 8۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو پروگرام (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ کلام شاعر بزبان شاعر مبارک احمد عابد اور چوہدری شبیر احمد۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-7 (دوبارہ)۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
7-00 کوئز پروگرام۔ بر موضوع کسوف و خسوف اطفال و ناصرات۔ لاہور۔
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 13۔ 96-4-4 (دوبارہ)۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-7 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر پشتو پروگرام۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ کلام شاعر بزبان شاعر مبارک احمد عابد اور چوہدری شبیر احمد (دوبارہ)۔
2-15 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
3-15 اردو پروگرام تقریر جلسہ سالانہ قادیان۔ 1۔ بنگلہ دیش میں احمدیت از ایم۔ نورالدین۔ 2۔ بریڈفورڈ میں احمدیت۔ از عبدالباری ملک۔ 3۔ ماریشس میں احمدیت۔ از مولوی لطیف ربانی۔
4-00 سہ پہر۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔ (دوبارہ)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔ 96-11-8۔
7-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز لجنہ۔ فاروق آباد بمقابلہ چک 98۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 ترکی پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات میں تبدیلی

O لندن میں اوقات تبدیل ہو جانے کی وجہ سے 27- اکتوبر سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کا وقت ایک گھنٹہ آگے کر لیا جائے۔

خطبہ : 6 بجے شام

ملاقات : 7 بجے شام آیا کرے گی

احباب نوٹ فرمالیں

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

قرۃ العین بنت حفیظ احمد شاکر

ماریہ صدف بنت عبد الواسع ملک کراچی

صنوفشاں نعیم ابن نعیم احمد صدیق لاہور

امۃ المتین مونا بنت عبد القدوس ربوہ

مریم صباطین بنت رشید جاوید کراچی

فریحہ ریحانہ بنت محمد اکرم سانگلہ ہل

مصطفیٰ محمود ابن طارق محمود لاہور

مبشر احمد ابن منور احمد کوٹری ضلع حیدر آباد

نجیب احمد عمیر ابن چوہدری منور علی خان کراچی

وقاص احمد ابن محمد نواز مانگا ضلع سیالکوٹ

بچپن سے ہی ان (واقفین نو) کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بقیہ صفحہ 1

کا تھا۔ اس تیر کو یہاں گرنے کا کیا حق ہے۔ وہ بھی قاتل ہے بلکہ زیادہ مکروہ قاتل ہے۔ پہلے نے تو شاید کسی غصے کی وجہ سے کسی وجہ سے خواہ وہ جائز تھی یا ناجائز تھی ایک طبعی جوش سے مجبور ہو کر یہ حرکت کی۔ اس ظالم نے تو بغیر کسی جواز کے ایک شخص، معصوم شخص کی جان لی ہے۔ یہ کہہ کر کہ چونکہ اس کے متعلق بات کی گئی تھی اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اسے پہنچاؤں۔ پس آنحضرت ﷺ نے ساری باتیں خوب کھول دی ہیں۔ سچ بہت اچھی چیز ہے۔ مگر کہاں بیان ہونا چاہئے۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں۔ اور وہ ایسی باتیں ہیں جن کا سوسائٹی سے تعلق ہے۔ وہ اچھی باتیں ہیں اور سوسائٹی کی امانت ہیں۔ (-) اب یہ امانت کا ایک مفہوم ہے۔ جو باتیں سن کر آگے پہنچانے سے تعلق رکھتا ہے۔

(از خطبہ 25۔ نومبر 1994ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 5- نومبر 1996ء

12-00	رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00	اردو کلاس (نیا)۔
2-00	تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30	(-) اصول کی فلاسفی۔
3-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-4 (دوبارہ)۔
4-00	نارویجین زبان سیکھئے۔
4-30	متفرق پروگرام۔
5-00	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
6-00	لقائم مع العرب۔ (دوبارہ)۔
7-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ۔ اطفال الاحمدیہ دارالبرکات بمقابلہ دارالیمن۔
8-30	صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-30	نارویجین زبان سیکھئے۔
10-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-4 (دوبارہ)۔
11-00	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
12-00	دوپہر۔ پشتو پروگرام۔
1-00	تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-30	(-) اصول کی فلاسفی۔
2-00	لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
3-00	اردو پروگرام۔ ہجری شمسی کیلنڈر۔
4-00	سہ پہر اردو کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
5-00	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
6-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 89-6-7۔
7-00	شام ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-5
8-00	طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں۔
8-30	سیمینار۔ دعوت الی اللہ۔ تقریر از سید احمد علی صاحب۔
9-00	لقاء مع العرب۔ (نیا)
10-00	نارویجین پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔
11-00	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) توسیع اشاعت الفضل اور وصولی چندہ جات کے لئے ضلع راولپنڈی اور ضلع اٹک کے دورہ پر آ رہے ہیں۔ جملہ عہدیداروں اور تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ :- 4- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ نے مشہور وٹو کیس کا فیصلہ سنادیا ہے اور فیصلہ دیا ہے کہ مسٹر منظور احمد وٹو کی حکومت بحال کر دی گئی ہے۔ تاہم لاہور ہائی کورٹ نے انہیں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے دس روز کی مہلت دی ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر انہوں نے اسمبلی توڑنے کی ایڈوائس جاری کی تو ان کی درخواست مسترد سمجھی جائے گی۔ ہائی کورٹ نے 99 صفحات پر مشتمل فیصلہ جاری کر دیا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ اگر مسٹر وٹو اعتماد کا ووٹ نہ لے سکے تو مسٹر محمد عارف خان نکئی وزیر اعلیٰ بن جائیں گے۔ عدالت نے گورنر پنجاب کو ہدایت کی ہے۔ کہ صوبائی اسمبلی کے ارکان کی حاضری اور منصفانہ ماحول کے قیام کو یقینی بنائیں۔ فاضل عدالت نے مسٹر نکئی کی بطور وزیر اعلیٰ تقرری بلاجواز اور غیر آئینی قرار دے کر 5 ستمبر 1995ء والی پوزیشن بحال کر دی۔ فل بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ ارکان اسمبلی کے ووٹ ڈالنے میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی۔ صوبے سے باہر بھجوائے گئے ارکان کو فوری طور پر واپس لایا جائے تاکہ وہ کسی دباؤ کے بغیر آزادانہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

○ ہائی کورٹ نے فیصلہ سوا ایک بجے کے بعد سنایا۔ مسٹر وٹو کے وکیل مسٹر ایس ایم ظفر گیارہ بجے دن سے ہی چیمبر میں آکر بیٹھ گئے تھے کسی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لئے ہائی کورٹ کے احاطے میں سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے فیصلہ سننے کے بعد مسٹر وٹو کے حامیوں نے زبردست نعرہ بازی کی۔

○ پی ڈی ایف نے مسٹر وٹو کی بحالی کے فیصلے کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے حوالے کر دی۔ اس پر پی ڈی ایف کے 85 ارکان کے دستخط ہیں۔ اسمبلی کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ میں پابند ہوں کہ سات روز گزرنے کے بعد اسے پیش کروں۔ جو آٹھویں روز ایجنڈے پر آئے گی اس کے بعد سپیکر کی صوابدید ہے کہ وہ تین سے سات دن کے اندر عدم اعتماد کے لئے کوئی دن مقرر کریں۔ سابق وزیر قانون مسٹر افضل حیات نے کہا کہ پی ڈی ایف کے تمام ارکان عدم اعتماد کے لئے تیار ہیں قواعد کے مطابق سات دن کے بعد تحریک عدم اعتماد پر عمل در آمد ہو سکتا ہے۔ تاہم گورنر قوانین کو معطل کر کے اس سے پہلے بھی اس پر عمل کروا سکتے ہیں۔

○ صدر مملکت نے وزارت اعلیٰ کی بحالی پر مسٹر منظور احمد وٹو کو مبارک باد دی ہے اور کہا ہے کہ میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنے حلف کی پاسداری کرتے ہوئے سختی سے آئین اور قانون کی پابندی کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ قبول ہے۔ پنجاب اسمبلی کے فیصلے پر بھی ہمیں اعتراض نہیں ہوگا۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت قبل از وقت انتخابات کرانے کے لئے اپوزیشن کے مطالبے پر مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن آئینی ترامیم کے وسیع پیکیج پر حکومت کا ساتھ دے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ صدر فاروق لغاری کو اپنا دشمن نہیں بلکہ دوست سمجھتی ہیں۔ صدر نے مجھے جو مشورے دیئے میں نے انہیں غور سے سنا۔ یہ صدر کا حق اور فرض ہے۔ ان مشوروں کو توجہ سے سننا اور ان پر غور کرنا میرا حق اور میرا فرض ہے۔ انہوں نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا وہ مستقبل قریب میں ملک میں صدارتی نظام کے قیام کے امکان کو محسوس نہیں کر رہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے فیصلے کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فیصلے کے اثرات دیکھنا ہمارا کام نہیں۔ کوئی انتشار نہیں پھیلے گا۔ عدلیہ اور حکومت میں کوئی لڑائی نہیں۔ ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ حکومت کے کام میں اس وقت تک مداخلت نہیں کرتے جب تک کوئی آئینی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ یہ تاثر غلط ہے کہ عدلیہ اقتدار کی طرف جا رہی ہے۔ عدلیہ کی برتری کا تاثر درست نہیں ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کے قریبی ساتھی چوہدری فاروق رکن پنجاب اسمبلی نے کہا ہے کہ ہم تحریک عدم اعتماد کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ ہمیں کوئی پریشانی نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم آصف زرداری کو پنجاب کے معاملات میں مزید مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے بحال ہونے کے بعد وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو داتا دربار گئے۔ جہاں انہیں اطلاع ملی کہ نیپال کے وزیر اعظم 4 بجے لاہور آ رہے ہیں۔ جہاں وزیر اعلیٰ نے گورنر کے ساتھ ان کا استقبال کرنا ہے۔ چنانچہ مسٹر وٹو سرکاری پروٹوکول کے ہمراہ داتا دربار سے ائرپورٹ چلے گئے۔

○ میاں منظور احمد وٹو نے چھٹی بار وزیر اعلیٰ بن کر ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

○ صدر فاروق لغاری 8 کی بجائے 24 نومبر کو پارلیمینٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گے۔ صدر لغاری اس عرصہ میں کوئی بڑا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ 13 نومبر کو بجز کیس کا متوقع فیصلہ بھی اس التواء کی وجہ ہو سکتا ہے۔

○ لاہور سے راولپنڈی جانے والی تیز گام میں اکانومی کلاس میں بم پھٹنے سے 5 مسافر جاں بحق اور 8 زخمی ہو گئے۔ جب گاڑی سوہاوہ کے قریب پہنچی تو 22 سیٹوں کے ڈبے میں دھماکہ ہوا۔ زخمیوں کو گوجر خان ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔

○ مسٹر وٹو کی بحالی پر ان کے حلقہ انتخاب حویلی لکھا اور ان کے آبائی گاؤں وساوے والا میں جشن منایا گیا۔ آتش بازی کا مظاہرہ ہوا، گولے چلائے گئے اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے اعلان کیا ہے کہ بلدیاتی اداروں میں سیاسی نامزدگیاں ختم کر دی جائیں گی۔ گرفتار طلبہ کو رہا کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنے مخالفوں کو معاف کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی اکھاڑ پچھاڑ نہیں کروں گا۔ عدالت کی طرف سے دی گئی مہلت کے اندر اعتماد کا ووٹ لے لوں گا۔ امید ہے کہ اب مسلم لیگ (ن) میرا ساتھ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے صوبوں نے پنجاب کے ارکان اسمبلی کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ اس سے تصادم کا راستہ کھلے گا۔ اب کوئی آئین کے آرٹیکل 234 بی کا بے رحمانہ استعمال نہیں کر سکے گا۔ وزیر اعلیٰ وٹو نے صدر مملکت کو ایک فیکس روانہ کی ہے جس میں کہا گیا ہے "جناب صدر گورنر اور وفاقی اداروں کو ارکان اسمبلی پر دباؤ ڈالنے سے روکیں۔ پنجاب کے چیف سیکرٹری اور آئی جی کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔"

○ حکومت نے کہا ہے کہ وہ فیصلہ معطل کرانے کے لئے سپریم کورٹ نہیں جائے گی۔ بلکہ آئینی نکات کی تشریح کے لئے اپیل کرے گی۔ لہٰذا گورنر کے وکیل راجہ انور اور ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے ایک درخواست دائر کی ہے تاکہ اس کیس کے اہم قانونی نکات کے بارے میں سپریم کورٹ سے رجوع کیا جا سکے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے کا اعلان ایک بج کر 22 منٹ پر کیا اس کی اطلاع فوراً پنجاب اسمبلی میں فیصلے کے منتظر پنجاب کابینہ کے ارکان کو دی گئی۔ جو یہ خبر سنتے ہی بھاگتے ہوئے اسمبلی کے سیکرٹری کے دفتر میں پہنچے اور ایک بج کر 25 منٹ پر تحریک عدم اعتماد داخل کر دی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسٹر وٹو اسمبلی نہ توڑ سکیں۔ کیونکہ تحریک عدم اعتماد دائر ہونے کے بعد وزیر اعلیٰ اسمبلی توڑنے کی ایڈوائس نہیں دے سکتا۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے ساتھ پیپلز پارٹی کے بڑے گروپ نے رابطہ کر لیا ہے انہوں نے جو شرائط پیش کی ہیں وہ نواز شریف کو بھجوادی گئی ہیں جو امید ہے کہ اپنے فیصلے سے جلد آگاہ کر دیں گے۔ اگلا قدم اسی کی روشنی میں اٹھایا جائے گا۔

سیل • سیل • سیل
چیتیا • ڈان کارلوس • نارتھ سٹار
کینوس شوز • زنانہ • مردانہ • کالز
اور سکول شوز نیز
باٹا • سروس کی تمام ورائٹی پر
محدود مدت کیلئے 10% خصوصی رعایت
کے ساتھ۔ آپ کا جانا پہچانا
نیو کامران شوز
گولبازار۔ ربوہ

مطب حمید
مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 254634

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن سلک
صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے
لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی
دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

پتہ

اکسیر موٹاپا 30/- | ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا 20/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- | زوجام عشق 800/- | اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- | سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون: 659